حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی عزیز تھے۔ اِس تعلق سے ہم خدام بارگاہ انوری کے ساتھ غیر معمولی شفقت و محبت اور التفات و توجہ کا معاملہ کرتے تھے۔ ان خدام میں راقم سب سے کم عمر بھی تھا اور کم مایہ بھی۔ مگر اُن کا جوشِ التفات وکرم ان حدود کی پرواہنیں کرتا تھا ہم سب اُن کو اپنا مخدوم و محترم مانتے تھے اور وہ ہمارے ساتھ بالکل عزیزوں کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ گذشتہ اکتوبر کی ۲۸ تاریخ کو ایک کمیٹی کی میٹنگ کے سلسلہ میں دیوبند جانا ہوا تو عیادت کی غرض سے مرحوم کے مکان پر بھی حاضری ہوئی۔ وہاں یہ دیکھ کر طبیعت دھک سے رہ گئی کہ وہ نہایت قوی ہیکل اور عظیم الجثہ ماہر فن طبیب جس کے دستِ شفا سے ہزاروں مایوس العلاج مریض صحت یاب ہوگئے تین دن سے فالج کے شدید حملہ کے باعث مسلسل غشی کے عالم میں پڑا تھا اور صرف ایک سانس تھا جو تیزی سے چل رہا تھا۔

طبعاً شاہ خرچ واقع ہوئے تھے۔ جو آتا تھا خرچ کر ڈالتے تھے۔ بیسیوں غریبوں محتاجوں کی امداد مستقل طور پر کرتے تھے۔ خود زندگی سادہ تھی۔ روپیہ پیسہ کی قدر کبھی نہ جانی۔ اب ایسے غریب پرور فیاض طبع اور ماہر فن طبیب کہاں ملیں گے۔ اَللّٰھم اغفر لہ و برد مضجعہ۔

پچھلے دنوں مسلم پرسنل لا میں ترمیم و تنسیخ کے سلسلہ میں جو ہنگامہ ہوا اس کا بھلا ہو کہ ہمارے علما کو وقت کے اہم اور شدید تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ اگرچہ وقت بہت کافی گزر چکا ہے تاہم کسی کارِ خیر کا آغاز جب بھی ہو جائے غنیمت ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس سلسلہ میں پہلے جمعیۃ علماء ہند نے اپنی مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں اس اہم مسئلہ پر گفتگو کر کے ایک سب کمیٹی بنائی جو اگرچہ کوئی مستقل نوعیت نہیں رکھتی۔ تاہم جدید مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی طرف ایک قدم ہے اور اس لئے قابلِ تحسین ہے۔ اس کے بعد یکم ستمبر کو مولانا ابوالحسن علی میاں کی دعوت پر مختلف جماعتوں اور اداروں کے منتخب نمائندوں کا ایک اجتماع ندوۃ العلماء میں ہوا۔ اس میں کافی غور و خوض اور بحث و گفتگو کے بعد یہ طے پایا کہ چند حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی مجلس تحقیقات شرعیہ کے نام سے بنادی جائے جو وقت کے جدید مسائل و معاملات پر غور و فکر